عبداللطیف خالد چیمہ

دہشت گردی اور ہمارے کالم نویس!

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر جو کچھ آرہا ہے اگر ساتھ ساتھ اس کا جائزہ لے کر جواب دینے کے لیے منصوبہ بندی نہ کی گئی تو ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدیں مزید خطرات سے لاحق ہو جائیں گی، علماء اور مذہبی جماعتوں کا نام لے کر قیامِ ملک کے مقاصد کو پس پُشت ڈال کر لکھنے اور بولنے والوں کی بڑی تعداد اپنی اپنی کمین گاہوں میں بیٹھ کر جن کا کھا رہے ہیں اُن کا حق الخدمت بھی ادا کر رہے ہیں۔ ''برملا'' کے نام سے روزنامہ ''ایکسپریس'' کے کالم نویس جناب نصرت جاوید اپنے ۳۱؍ اکتوبر ۲۰۱۳ء کو ''نظریاتی تقسیم'' کے عنوان سے اپنے کالم میں رقمطراز ہیں کہ

''دہشت گردی اس وقت پاکستان کا سنگین مسئلہ ہے۔ اس کی جڑیں مذہبی انتہاء پسندی کی سوچ سے پروان چڑھی ہیں۔ قیامِ پاکستان کے چند ہی ماہ بعد ''قراردادِ مقاصد'' نے اس سوچ کو فروغ دینے اور مستحکم کرنے کی ذمہ داری ریاست کے سر تھونپ دی اور پھر لاہور میں جو پہلا مارشل لاء لگا، وہ اسی قضیے کا شاخسانہ تھا۔ ۱۹۷۴ء میں ایک مسلک کو ریاستی سطح پر ''غیر مسلم'' قرار دینے کے بعد ہم ۱۹۷۷ء تک پہنچے اور ذوالفقار علی بھٹو جیسے ''روشن خیال'' نے وہ سب کچھ مان لیا جس کا ''نظامِ مصطفیؐ'' والے مطالبہ کر رہے تھے۔ وہ سب مان کر بھی پھانسی چڑھ گیا۔ مگر اس کا نام لے کر جنرل ضیاء کے خلاف طویل جدوجہد کے دوران کوڑے کھانے والے پھر بھی سمجھ نہ پائے۔ ہر صورت میں اقتدار حاصل کرنے اور اسے طویل تر کرنے کے چکروں میں اُلجھ کر رہ گئے۔ وہ محض اقتدار کی سیاست میں ملوث ہو گئے تو ''نظریاتی سیاست'' دوسرے گروہوں کی یرغمال بن گئی۔ جب یہ طے ہو چکا کہ پاکستان میں صرف ''اسلامی نظام'' رائج ہوگا تو یہ ڈھونڈنا بھی ضروری ہو گیا کہ ''حقیقی اسلام'' کیا ہے اور ''سچا مسلمان'' کون۔ یہ دونوں چیزیں طے کرتے ہوئے ہم مسلکی اختلافات کو گہرے سے گہرا کرتے چلے گئے۔ مجھ جیسے لکھنے والے اپنی جان کے خوف سے اس ضمن میں دن بدن گھمبیر ہوتی معاشرتی تقسیم کا ذکر کرنے سے گھبراتے ہیں۔ اِدھر اُدھر کی ہانک کر اپنے کالم لکھ ڈالتے ہیں۔''

ہم نے کالم کا صرف ایک پیراگراف درج کیا ہے اور اِس میں درج مندرجات کا جائزہ لینے سے پہلے جناب نصرت جاوید سے درخواست کرنا چاہیں گے کہ وہ غصے میں نہ آئیں، تاریخ اور معروضی صورتحال کا ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ جائزہ لیں۔ دہشت گردی یقیناً پاکستان کا سب سے سنگین مسئلہ ہے، اس کو پروان چڑھانے کا غصہ ''قراردادِ مقاصد'' پر نہ نکالئے بلکہ اس کے اصل عوامل و محرکات کا ذکر کر دیجئے۔ پھر لاہور میں پہلا مارشل لاء تو تحریک ختم نبوت پر آزمایا گیا اور دس ہزار نہتے مسلمانوں کو اس لئے شہید کر دیا گیا کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کر رہے تھے!

۱۹۷۴ء میں کسی مسلک کو ''ریاستی سطح'' پر غیر مسلم قرار دینے سے پہلے اگر آپ نے اس مسلک (فتنہ ارتداد مرزائیہ) کے عقائد خصوصاً مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کا مطالعہ کر لیا ہوتا تو مناسب ہوتا وہ تو خود اپنے آپ کو ملت اسلامیہ سے الگ کر چکے تھے اور مسلمانوں کے ساتھ مقاطعہ کی دعوت دے رہے تھے۔ صرف دو تحریریں ملاحظہ فرمائیں۔ ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (''کلمۃ الفصل'' ص 110، از مرزا بشیر)

''کُل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (''آئینہ صداقت'' ص 35، از مرزا بشیر)

رہی آپ کی بات ''حقیقی اسلام'' کیا ہے اور ''سچا مسلمان'' کون ہے تو پہلے قرار داد مقاصد ملاحظہ فرمائیں! ''اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کل کائنات کا بلا شرکت غیرے حاکم مطلق ہے۔ اس نے جمہور کے ذریعے مملکت پاکستان کو جو اختیار سونپا ہے، وہ اس کی مقررہ حدود کے اندر مقدس امانت کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

مجلس دستور ساز نے جو جمہور پاکستان کی نمائندہ ہے، آزاد خود مختار پاکستان کے لیے ایک دستور مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جس کی رو سے مملکت اپنے اختیارات واقتدار کو جمہور کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی۔

جس کی رو سے اسلام کے جمہوریت، حریت، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں کا پورا اتباع کیا جائے گا۔

جس کی رو سے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو قرآن وسنت میں درج اسلامی تعلیمات ومقتضیات کے مطابق ترتیب دے سکیں۔

جس کی رو سے اس امر کا قرار واقعی اہتمام کیا جائے گا کہ اقلیتیں، اپنے مذاہب پر عقیدہ رکھنے عمل کرنے اور اپنی ثقافتوں کو ترقی دینے کے لیے آزاد ہوں۔

جس کی رو سے وہ علاقے جواب تک پاکستان میں داخل یا شامل ہو جائیں، ایک وفاق بنائیں گے، جس کے صوبوں کو مقررہ اختیار واقتدار کی حد تک خود مختاری حاصل ہوگی۔

جس کی رو سے بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی اور ان حقوق میں جہاں تک قانون واخلاق اجازت دیں، مساوات، حیثیت ومواقع، قانون کی نظر میں برابری، عمرانی، اقتصادی اور سیاسی انصاف، اظہار خیال، عقیدہ، دین، عبادت اور جماعت سازی کی آزادی شامل ہوگی۔

جس کی رو سے اقلیتوں اور پسماندہ و پست طبقوں کے جائز حقوق کے تحفظ کا قرار واقعی انتظام کیا جائے گا۔

جس کی رو سے نظام عدل گستری کی آزادی پوری طرح محفوظ ہوگی۔

جس کی رو سے وفاق کے علاقوں کی صیانت، آزادی اور جملہ حقوق، بشمول خشکی وتری اور فضا پر صیانت کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

تا کہ اہل پاکستان فلاح و بہبود کی منزل پاسکیں اور اقوام عالم کی صف میں اپنا جائز و ممتاز مقام حاصل کریں اور امن عالم اور بنی نوع انسان کی ترقی وخوشحالی کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرسکیں۔''

یہاں ہم موصوف کالم نگار سے استفسار چاہیں گے کہ اس میں کون سی بات ان کی طبع پر گراں گزری ہے اور کون سی شق دہشت گردی کو فروغ دینے والی ہے؟ شذرے میں گنجائش ہوتی تو ہم یہاں ان کی خدمت میں ۱۹۵۱ء تا ۱۹۵۲ء میں تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کرام کے مرتب کردہ تیئیس نکاتی دستوری خاکے کو شق وار درج کر دیتے جو مرتب کر کے اُس وقت بھی یہ جواب دے دیا گیا تھا کہ تمام مکاتب فکر اسلامی نظام کے نفاذ میں ایک ہیں۔

تحریک انسداد سود کا قیام

وفاقی شرعی عدالت نے کم وبیش دس سال قبل سود کو خلاف اسلام قرار دے کر ملک میں متبادل غیر سودی نظام رائج کرنے کا حکم دیا تو سپریم کورٹ کے شریعت ایپلٹ بنچ میں اپیل دائر کر دی گئی تو اس میں چند ترامیم کے ساتھ فیصلے کو برقرار رکھا۔ یہ کیس پھر سے وفاقی شرعی عدالت کے سپرد کر کے از سر نو سماعت کا اعلان آچکا ہے۔ ملی مجلس شرعی اور بعض سرکردہ حضرات نے غور و فکر کے بعد اِس کو آگے بڑھایا ہے اور عدالتی فریق بننے کے ساتھ ساتھ رائے عامہ کو بیدار و منظّم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم اِس جدوجہد کا خیر مقدم بھی کرتے ہیں اور ''تحریک انسداد سود'' کے ساتھ مکمل تعاون کا اعلان کرتے ہیں۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئیر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501